نشرالأزھار علیٰ شرح معانی الآثار

حضرت مولانا نورالبشر صاحب

"وہ کتابیں اپنے آباء کی......" کے عنوان کے تحت اسلام کے مراجع ومصادر اور ماخذ میں سے کسی ایک کتاب کا تعارف پیش کیا جاتا ہے، اس مرتبہ حضرت مولانا محمد امین اورکزئی صاحب مدظلہ کی کتاب "نشرالأزھار علیٰ شرح معانی الآثار" کا تعارف نذر قارئین ہے۔ (مدیر)

امام ھمام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی المصری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی علوم حدیث سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے غیر معروف نہیں۔

امام ابو جعفر الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ مشہور قول کے مطابق ۲۳۹ھ میں مصر میں پیدا ہوئے، اجلۂ محدثین خصوصاً اصحاب اصول ستہ کی معاصرت انہیں حاصل ہوئی، بلکہ تقریباً چھتیس شیوخ میں ان حضرات کے ساتھ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک رہے، آپ کی وفات ۳۲۱ھ میں ہوئی۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی ثقاہت، فقاہت، علم حدیث میں امامت، تصانیف میں براعت پر اہل علم کا اجماع ہے، چنانچہ ابن یونس، ابن عساکر، مسلمہ بن القاسم، ابن عبدالبر، سمعانی، طبرانی، حمیدی، خطیب بغدادی، ابن الجوزی، حافظ ذہبی، ابواسحاق شیرازی، مورخ صفدی، حافظ سیوطی، سبط ابن الجوزی، حافظ عینی، علامہ کوثری، علامہ کشمیری، علامہ محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ تعالیٰ کے اقوال ان کی مدح میں معروف ہیں، البتہ امام بیہقی، امام ابن تیمیہ اور حافظ ابن حجر رحمہم اللہ نے ان پر بھی معمولی امور کی وجہ سے کچھ کلام کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان حضرات کا یہ سارا کلام مردود ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کثیر التالیف اور جید التصنیف بزرگوں میں سے ہیں، آپ کی تصنیفات میں شرح معانی الآثار، شرح مشکل الآثار، العقیدۃ الطحاویۃ، کتاب فی النحل و آحکامھا، احکام القرآن، سنن الشافعی، صحیح الآثار، الردعلی کتاب المدلسین للکرابیسی، جزء فی التسویۃ بین حدثنا وأخبرنا، شرح الشافعی، صحیح الآثارللإمام محمد، المختصر الکبیر، المختصر الصغیر، اختلاف العلماء، الشروط الکبیر، الشروط الاوسط، الشروط الصغیر، شرح الجامع الکبیر، شرح الجامع الصغیر، النوادر الفقھیۃ، جزء فی حکم أرض مکۃ، جزء فی قسم الفیء والغنائم، کتاب الأشربۃ، جزء ان فی الردعلی عیسی بن ابان، جزء ان فی اختلاف الروایات علی مذھب الکوفیین، جزء الرزیۃ، المحاضرو السجلات، الوصایاوالفروض، الخطابات فی الفروع، التاریخ الکبیر، النوادرو الحکایات، الرد علی أبی عبید ہیں۔

ان کتابوں میں اکثر کتابیں نایاب ہیں۔ صرف "شرح معانی الآثار"، "شرح مشکل الآثار، العقیدۃ الطحاویۃ "مطبوع و

متداول ہیں۔ البتہ "اختلاف العلماء" کی تلخیص امام ابو بکر الجصاص الرازی نے کی ہے، وہ کتاب حال ہی میں جدہ یونی ورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ نذیر احمد حفظہ اللہ کی خدمت اور تعلیق سے "مختصر اختلاف الفقہاء" کے نام سے مطبوع ہو کر آئی ہے۔

ان تمام تصانیف میں شرح معانی الآثار کا مرتبہ سب سے بڑھا ہوا ہے اور روزِ تالیف سے لے کر آج تک علماء میں مقبول اور متداول رہی ہے، برصغیر میں تو یہ کتاب درس نظامی میں بھی شامل ہے (اگرچہ حضرت کشمیری کے بقول ابو جعفر کے ساتھ کبھی انصاف نہیں ہوا)۔

شرح معانی الآثار کی قدیماً وحدیثاً کافی خدمت ہوئی ہے۔ اس کتاب کی خدمت کرنے والوں میں امام ابن عبدالبر، حافظ زیلعی صاحبِ نصب الرایہ، ابن رشد مالکی، حافظ عبدالقادر قرشی، حافظ بدرالدین عینی اور قاسم قطلوبغا رحمھم اللہ جیسے اساطین حدیث شامل ہیں، آخری دور میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلوی اور حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمہما اللہ نے بھی اس کی شرح لکھ کر گرانقدر خدمت کی ہے۔

حضرت مولانا محمد امین اورکزئی صاحب مدظلہ العالی پاکستان کے علماء میں ایک نامور عالم دین اور علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے انتہائی لائق فائق شاگردوں میں سے ہیں۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم اور اصرار پر مولانا موصوف نے انتہائی جانفشانی اور عرق ریزی سے شرح معانی الآثار کی تصحیح و تعلیق و تخریج کا عظیم علمی کارنامہ انجام دیا ہے۔ مولانا موصوف کے کاموں کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔ احادیث پر نمبر شمار لگانے کا اہتمام فرمایا ہے، لیکن یہ نمبر مسلسل ڈالنے کے بجائے ہر ایک باب کی احادیث پر الگ الگ ڈالے گئے ہیں۔

۲۔ سند حدیث کے درمیان میں ہی راویوں کے مختصر مگر جامع ترین اوصاف پر مشتمل حالات نقل کر دیئے ہیں اور اصل اور اضافہ کی تمیز چھوٹے اور بڑے حروف کے ذریعہ ہو جاتی ہے، یعنی اصل کے حروف موٹے (بولڈ) ہیں اور اضافی عبارت کے حروف چھوٹے ہیں، پھر ان کو بریکٹ [ ] کے درمیان کر دیا ہے۔

رجال سند پر کلام کے لیے ائمہ رجال حافظ مزی، ذہبی، خزرجی، عسقلانی، عینی وغیرہ کی کتابوں سے مدد لی ہے، صرف تقریب التہذیب یا الکاشف پر انحصار نہیں کیا۔

راویوں کے سن وفات ذکر کرنے کا التزام کیا ہے، البتہ کسی کی تاریخ وفات معلوم نہ ہو تو حافظ ابن حجر کے ذکر کردہ "طبقات" کی اتباع کی ہے۔

۳۔ شرح معانی الآثار کے جو نسخے اب تک چھپتے آئے ہیں، ان میں اغلاط کی کثرت ہے، اس سلسلہ میں علامہ محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ، مولانا محمد ایوب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت گرانقدر کام کیے تھے، مولانا محمد امین صاحب نے ان حضرات کی خدمت کو سامنے رکھتے ہوئے متنِ شرح معانی الآثار کی تصحیح بھی فرمائی ہے۔

۴۔ پھر تعلیقات میں سب سے پہلے ہر باب کے شروع میں "التلخیص" کا عنوان قائم فرمایا ہے، اس عنوان کے تحت انہوں نے ائمہ مجتہدین کے مذاہب کو توسع کے ساتھ نقل کیا ہے، مذاہب کو نقل کرتے ہوئے عبارت کی تسہیل اور سلاست کا خاص خیال رکھا ہے تاکہ فہم مقاصد میں مشکل نہ پیش آئے۔

☆ پھر نقل مذاہب کے سلسلہ میں اصحاب مذاہب کی اصل معتمد کتب کے جلد صفحات کی قید کے ساتھ حوالے درج کیے ہیں۔

☆ نیز اس "تلخیص" کے اواخر میں ہر باب کی احادیث و آثار کا مکمل احصاء کر کے یہ بتادیا کہ اس میں کتنی حدیثیں مرفوع ہیں اور کتنی موقوف۔

۵۔ احادیث کی نہایت توسع کے ساتھ تخریج کی ہے، پھر حوالہ دینے میں بھی انتہائی احتیاط کی ہے، چنانچہ:

☆ کوئی حدیث بعینہ انہی الفاظ کے ساتھ دوسری کتابوں میں یا خود شرح معانی الآثار میں موجود ہو تو اس کے لیے "أخرجه فلان مثله" یا "رواه فلان مثله" کے جملے لائے ہیں۔

☆ اگر بعینہ الفاظ نہ ہوں بلکہ اختلاف ہو تو پھر اگر تھوڑا سا اختلاف ہو تو "أخرجه بمثله" فرماتے ہیں اور اگر اختلاف زیادہ ہو تو حسب مراتب "أخرجه نحوه" یا "بنحوه" یا "بمعناه" کے الفاظ لاتے ہیں۔

☆ بعض اوقات "لم أقف عليه" کے الفاظ لاتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مخصوص طریق کا علم نہیں ہو سکا، مطلقاً عدم اطلاع مراد نہیں الا نادرًا۔

٦۔ اب تک اس کتاب کی صرف ایک جلد منظر عام پر آسکی ہے، جو بڑے سائز کے چھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، جس میں کتاب الطهارة مکمل اور کتاب الصلوٰة باب القراءة في ركعتي الفجر تک کی احادیث آگئی ہیں۔

اس جلد کی ابتداء میں ان مراجع و مصادر کی ایک نا تمام فہرست دی ہے، جن سے تعلیق و تخریج میں مدد لی گئی۔

جب کہ آخر میں فہرست عنوانات کے علاوہ ان راویوں کی فہرست بھی دے دی ہے جن کے تراجم اس جلد میں ہیں، یہ کل ۱۵٦۷ راوی ہیں۔

اس کتاب کو منظر عام پر لاکر حضرت مولانا محمد امین صاحب دامت برکاتہم نے اہل علم پر عظیم احسان فرمایا ہے، یہ ان شاء اللہ ان کے لیے اور ان کے شیخ و مربی حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے لیے صدقۂ جاریہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو صحت و درازیٔ عمر عطا فرمائے اور باقی ماندہ کام کو بھی جلد از جلد افادۂ خواص و عوام کے لیے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وفاق سے ملحقہ مدارس وجامعات سے گذارش

سہ ماہی "وفاق المدارس" چونکہ وفاق المدارس کا ترجمان و نقیب ہے، اس لیے وفاق سے ملحقہ ملک کے تمام مدارس وجامعات میں ارسال کیا جاتا ہے اور انہیں اس کی خریداری کا پابند بنایا گیا ہے۔ جس کا سالانہ بدل اشتراک -/100 روپیہ ہے جبکہ فی شمارہ 25 روپے ہے۔ لیکن بعض ادارے اس کے بدل اشتراک میں نادانستہ تاخیر کرتے ہیں، اس لیے متعلقہ اداروں سے گذارش ہے کہ سالانہ چندۂ وفاق کے ساتھ ہمیشہ کے لیے -/100 روپیہ برائے سہ ماہی "وفاق المدارس" ضرور ارسال فرمایا کریں۔ جن اداروں نے اب تک یہ رقم ارسال نہیں کی از راہ کرم وہ رقم ارسال فرمادیں۔ (ادارہ)